Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

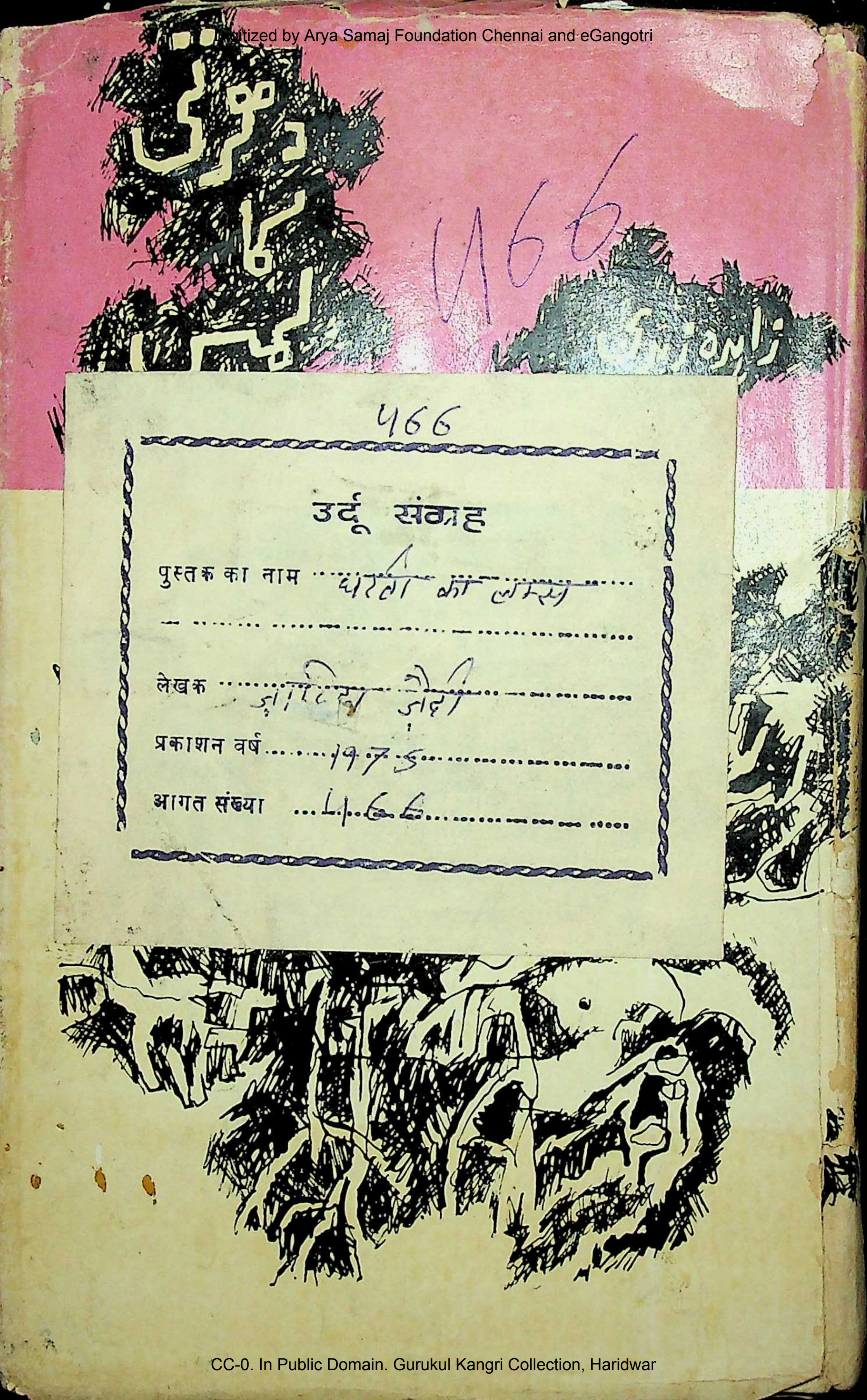

466

466

उर्दू संग्रह

पुस्तक का नाम .... धरती का लम्स ....

....

लेखक .... ज़ाहिदा ज़ैदी ....

प्रकाशन वर्ष .... 1975 ....

आगत संख्या .... 466 ....

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دھرتی کا لمس

زاہدہ زیدی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

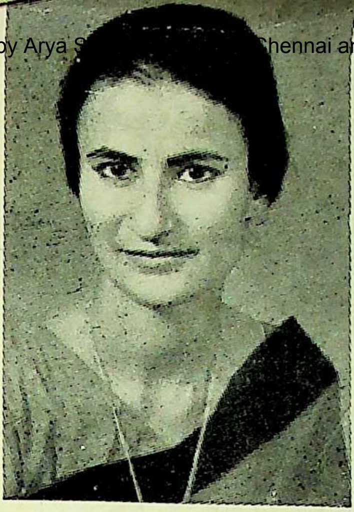

زاہدہ زیدی علی گڑھ یونیورسٹی کے شعبۂ انگریزی میں ریڈر ہیں۔ علی گڑھ یونیورسٹی سے امتیاز کے ساتھ بی اے اور ایم اے (انگلش) پاس کرنے کے بعد انھوں نے انگلش لٹریچر کی اعلیٰ تعلیم کیمبرج یونیورسٹی میں حاصل کی جہاں سے انھوں بی اے آنرز اور ایم اے کی ڈگریاں لیں۔ انگلش لٹریچر کی استاد کی حیثیت سے ان کا تعلق دلی یونیورسٹی سے بھی رہ چکا ہے اور کچھ عرصے انڈین انسٹی ٹیوٹ آف اڈوانسڈ اسٹیڈیز (IIAS. SIMLA) میں فیلو بھی رہ چکی ہیں۔

زاہدہ زیدی کا انگلش اور مغربی ادب کا مطالعہ گہرا اور وسیع ہے۔ انگلش اور امریکی ادب کے علاوہ انھوں نے، فرنچ، جرمن، روسی، اطالوی اور یونانی ادب کا مطالعہ بھی کیا ہے، ادب میں ان کا مخصوص میدان ڈراما ہے۔ اور انھوں نے یونانی ڈرامے سے لے کر جدید ڈرامے تک مغربی ڈرامے کا گہرا اور وسیع مطالعہ کیا ہے۔ اور اس موضوع پر متعدد تنقیدی مضامین اور مقالے لکھ چکی ہیں۔ جدید مغربی ڈرامے پر انگریزی میں ان کی کتاب جلد شایع ہونے والی ہے۔ انہوں نے دوسرے ادبی، فنی اور کلچرل مسائل پر بھی انگریزی اور اردو میں متعدد مضامین لکھے ہیں ڈرامے سے ان کی دل چسپی سب سے زیادہ گہری اور پہلودار ہے۔ انہوں نے مغربی ڈرامے کے متعدد شاہکاروں کا اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ اور عظیم مغربی ڈراما نگاروں کے متعدد شاہکار اسٹیج پر پیش کر چکی ہیں۔ اس کے علاوہ اردو کے ممتاز ڈرامے بھی اسٹیج پر پیش کئے ہیں۔

اردو اور انگلش کے علاوہ زاہدہ، فرانسیسی، اطالوی اور فارسی زبانیں بھی جانتی ہیں اور فارسی شاعری کی دلدادہ ہیں۔

مغربی اور مشرقی ادب کے علاوہ زاہدہ نے فلسفہ، آرٹ، نفسیات، سیاسی اور سماجی فکر اور مذاہب کا بھی گہرا مطالعہ کیا ہے۔ اور کلاسیکی موسیقی میں بھی انہیں گہری دل چسپی ہے۔ زمانہ طالب علمی میں یہ مارکسزم سے متاثر تھیں اور بائیں بازو کی سیاست میں کافی سرگرم حصہ لیتی تھیں۔ اس وقت ان پر وجودی فلسفۂ حیات کا زیادہ گہرا اثر ہے۔

زاہدہ زیدی یونیورسٹی اور ملک کی علمی ادبی، تہذیبی اور فنی سرگرمیوں میں حصہ لیتی رہی ہیں اور علی گڑھ یونیورسٹی میں یہ آرٹ کلب اور مغربی ڈراما کلب کی صدر بھی رہ چکی ہیں۔

زاہدہ زیدی کا پہلا شعری مجموعہ "زہر حیات" ۱۹۷۰ء میں شایع ہوا تھا، "دھرتی کا لمس" ان کا دوسرا شعری مجموعہ ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

Acknowledgement given.

3.3.78

466;U

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Found... eGangotri

" धरती का लमस "

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دھرتی کا لمس

WITH COMPLIMENTS ,
FROM THE DEPARTMENT OF CULTURE ,
MINISTRY OF EDUCATION ,
NEW DELHI .

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Found... eGangotri

(لیتھو کلر پرنٹرس علی گڑھ)

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دھرتی کا لمس

زاہدہ زیدی

466

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(جملہ حقوق بحق مصنّف محفوظ)

سرورق : بیلو

خطّاط : ابوجعفر زیدی

بارِ اوّل : اگست ۱۹۷۵ء

تعداد : ایک ہزار

قیمت : بارہ روپے

ملنے کا پتہ : ۲۲- ذاکر باغ۔ مسلم یونیورسٹی۔ علی گڑھ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

466

انتساب

اپنی پیاری امّاں اور بھائی ابّا کے نام

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۱

دُردِ تہِ جام

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دُردِ تہِ جام :-----

۱- وصل

۲- ہوا تیز ہے

۳- تُم

۴- یاد اک سمندر

۵- یہ لمحہ

۶- طوفان

۷- بازدید

۸- سفر طویل ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وصل

تلاطم کا مجبس

وہ قطرہ

سمندر کی جانب بڑھا

(وصل

ہر جسم سیال کا منتہا)

سمندر نے آغوش وا کی

تلاطم کا مرکز ——— سمندر

بھی قطرہ تھا

تھی جس کو

اک بیکراں بحر کی آرزو ....

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سمندر نے قطرے کو گوہر بنایا
اپنی گہرائیوں میں چھپایا
اور ....
بیتاب موجوں کے پہلو میں
وہ منجمد جسم
تنہا رہا..........

نومبر ۶۷ء

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوا تیز ہے

نطق کی پتّیاں
سلوٹوں کی جھمک
شعلہ اندام جسموں کی حیرانیاں
نیلی عریانیوں کی شفق
لمس کی ندیاں
قربتوں کے سمندر
تنگ غاروں کے پُر نور جھرنے
تلاطم کی چنگاریاں ....
— نقطۂ وصل کی وسعتیں
درد کے آسماں —
لفظ کی جھولیوں میں سمیٹو

ہوا تیز ہے

نومبر ۱۹۷۱

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تُم

وہ اجنبی سرد شام
آسماں دُور
اُداس پیڑوں پہ ــــــــ خشک پتّے
تھکے ہراساں .....

مگر یکایک
شفق مُسکرائی
کرنوں نے اپنی آغوش میں سمیٹا
گداز لمحوں نے بوسے دیئے
ہوا کی سرشار انگلیاں
چھیڑنے لگیں
اُداسیوں میں لپٹے ہوئے بدن کو
دہک اُٹھی برف
شام تم تھی

لہو کی گردش تھی
بہتے لمحات کا ترنّم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مگر وہ لمحے
کہ جن میں تم، تم تھے ....

لمس، احساس، فکر، آرزو، سعی، ...
جستجو، ایمان، ...
تلاطم تھی

اب فقط یاد کے سرمئی سمندر میں
کچھ شکستہ لفظوں کی کشتیاں ہیں

---نومبر ۷۱ء

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یاد اک سمندر

یاد اک سمندر
بے قرار موجیں
سر پٹک رہی ہیں
وقت کے کنارے

. . . .

لفظ کے سفینے
ڈگمگا رہے ہیں

. . . .

کون اب بتائے
اس کی تہ میں کتنی
منتشر صدائیں
دفن ہو چکی ہیں
کون اب بتائے
درد کی چٹانیں
کس طرف چھپی ہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لفظ کے سفینے
ٹوٹتے رہے ہیں
ٹوٹتے رہیں گے
ڈوبتے رہے ہیں
ڈوبتے رہیں گے
اس بھنور سے شاید
اب نکل نہ پائیں
اور نکل بھی آئیں
تو کہاں یہ جائیں
کون اب بتائے

. . . .

یاد اک سمندر
بے قرار موجیں
سر پٹک رہی ہیں
وقت کے کنارے

نومبر ۶۷ء

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ لمحہ......

۱

شاید
یہ لمحہ بھی
پگ ڈنڈیوں میں
بھٹک جائے گا
یا
کسی غار میں
جا کے روپوش ہوگا
کہیں
رات کے کالے افسوں سے
لپٹے گا
اُلجھے ہوئے تار
کھولے گا
یا
جذب ہوگا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہیں
نرم مٹی میں
یا
خشک پتی کی مانند
ٹوٹے گا
گر جائے گا
یا
بکھر جائے گا
ننھی کرچوں کی مانند
یہ گردش خون میں

. . . .

یہ لمحہ بھی
شاید

نومبر ۷۱ء

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

طوفان

——— اور طوفان آیا
گرجتا ہوا
رقص کرتا ہوا
تند موجوں کے بربط پہ گاتا ہوا
——— شوخ لہروں کے ریلے
بڑھے ———

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور پھر
میرے بالوں میں
طوفان کی انگلیاں
اور ہونٹوں پہ نمکین بوسے
نگاہوں میں سیّال چنگاریاں
میرا عریاں بدن
شوخ موجوں میں لپٹا ہوا
میری نس، نس میں
موجوں کی گردش تھی
سینے میں اک جھلملاتا طلسم
کوئی طوفان آیا

. . . .

. . . .

موج در موج
گزرا ہے شاید کوئی

جسم پر
جگمگاتی ہوئی ریت ہے
اور سینوں پہ اس لمس کی برکتیں
——— ہونٹوں پہ ہلکی نمی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نیم خوابیدہ نظروں میں نیلی فضائیں ....

سمندر کے پنہاں خزانے
بڑی دُور تک
خشک ساحل پہ بکھرے ہوئے ہیں .....

دسمبر ۱۷۶

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

466

بازدید

میں نے سیّال صحیفے کو
پھر اک بار اُٹھایا
کھولا،
کچھ ورق پلٹے
کہیں حاشیہ آرائی کی
کچھ ورق سادہ تھے
کچھ وقت کے ذرّات سے آلودہ تھے
اور کچھ آتشِ سوزاں کے تمنائی تھے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ان کا ہر لفظ دہکنے لگا
پھر حلقۂ زنجیر بنا

چاند گھٹنے لگا
سورج کی سیاہی سے نظر خیرہ ہے
بند کر دو
یہ دھڑکتے ہوئے لمحات کی
موہوم کتاب .....
....

دسمبر ۱۹۷۱

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سفر طویل ہے

"سفر طویل ہے
نہیں ہے اب کوئی
براہ راست راستہ"
اس نے ریت پر خطوط کچھ بنائے
اور چند دائرے
"یہ سب مقام ہیں
جو راستے میں آئیں گے
کہ ان سے اب مفر نہیں"

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

"مگر میں کس طرح
یہ فاصلے کروں گی طے
کہ میرے پاس اب بچا ہے کیا"

"کہیں کہیں زمین پر
مگر کسی مقام سے کسی مقام تک
ہوا کے دوش پر
خلا کی گود میں ہی
کر سکو گی طے
طویل فاصلے ——"

مگر وہ کون تھا . . .
نہ مجھ کو اس کا نام یاد ہے
نہ شکل ——
دھندلی، دھندلی یاد ہیں
وہ انگلیاں
کہ جن سے ریت پر خطوط کھینچ کر کہا
"سفر طویل ہے"

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہ مجھ کو اس کا علم
کیوں یہ ناگزیر ہے
کہاں کا قصد ہے مرا

مگر یہ کس طرح ہوا ——— ؟
یہ کب ہوا ——— ؟
کہ میں جو بحرِ بیکراں میں غوطہ زن تھی
سرِ رہگزار کی
اُفق سے تا اُفق
اُداس سرحدوں میں آ گئی ......

فروری ۶۷۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۲

شگافِ آئینہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شگافِ آئینہ :

۱۔ انتشار

۲۔ ویرانہ

۳۔ ادھورا نگر

۴۔ جو متاعِ گراں

۵۔ وہ ایک تاثر

۶۔ دُھند

۷۔ بچپنا چھوڑ دو

۸۔ کتنے بہت راستے

۹۔ تخریب کے بعد

۱۰۔ حصار

۱۱۔ ایک نظم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اِنتشار

سمیٹو ______

سمیٹو ______

یہ بکھری ہوئی دھجیاں

دھندلے اوراق

پُرزے

ہوا

______ منتشر

______ مرتعش

نیم ذرّات

کرچیں

______ ہراساں

فضاؤں میں پھیلا ہوا

زرد میلا دُھواں

تم سے کس نے کہا تھا

کہ کالے سمندر کو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چھلنی میں چھانو
کسی
ارتعاش گریزاں کو
ناپو
لٹاؤ
سراسیمہ کرنوں کی برسات
پیسو
چٹانوں کی چکّی میں
دوشیزہ ہیروں کے
عریاں بدن

دھواں ——
مرتعش ——
منتشر ——
نیم ذرّات ——
کرچیں ——
—— سمیٹو
—— سمیٹو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ویرانہ

رائگاں وقت کے ویرانے میں
کہ جہاں درد ہراساں ہے
بگولوں کی طرح
مضطرب فکر کے زخمی طائر
کب سے ہیں خاک نشیں ـــــــــ
زرد لمحات کے ملبے میں دبے
جذبہ و احساس کے کچلے ہوئے جسم
اور تا حدِ نظر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کاوشِ پیہم کے کھنڈر
کہ جہاں
یاس کے بھوتوں نے
لگا رکھا ہے ڈیرا اپنا
کہنہ الفاظ کی زنجیریں جکڑے ہوئے
معنی کے بدن
وہیں دم توڑ رہے ہوں گے کہیں
رائگاں ربط کے سنّاٹے میں

مارچ ۱۹۷۱

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ادھورا نگر

سحر نے کرنوں کا جال پھینکا
تو شب کی موجوں میں جا چھپے
ادھورے خوابوں کے
دھندلے پیکر

ادھورے احساس کے گداگر
جراحتوں کے لباس پہنے
سہمی ہوئی
اُمیدوں کے ہاتھ پکڑے
روز کی طرح
بازارِ غم میں آئے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ادھورے افکار کے مسافر
گردِ ابہام سے اَٹے
تشنگی کی اساس اُٹھائے
کٹھن ارادوں کے سخت رستوں پہ
گامزن تھے

ادھوری انسانیت کے تاجر
عجب متانت سے کھولے کواڑ
ادھوری بصارتوں کے
ادھوری اقدار کا
مول کر رہے تھے

ستمبر ۷۰ء

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

"جو متاعِ گراں......"

جو متاعِ گراں
تم نے کھوئی ہے
کل ـــــ آج
اس کو نہ ڈھونڈو

ہوا جاگتے خون کی بو سے
بوجھل ہے
دھرتی کے سینے پہ
بلور کی کرچیاں
رینگتی ہیں،
فضا
زرد کرنوں کی رسّی سے
جکڑی ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پتوں کی رنگت اڑی ہے

کوئی شیشے کا ٹکڑا
کوئی خشک ٹہنی
کوئی سنگ پارہ
ملے گر
اُٹھا لو
ان کو گُذرانِ لمحات میں
شام بھر کو
سجا لو......

جو متاعِ گراں
تم نے کھوئی تھی
کل —— آج
اس کو نہ ڈھونڈو

اکتوبر ۷۰ء

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ اک تاثّر

وہ اک تاثّر
وہ ایک لمحہ
کہ وقت کا بیکنار صحرا
نہ جس کے سینے میں
ربطِ ماضی
نہ جس کی نظروں میں
وصلِ فردا
نہ جس کے ہاتھوں میں
دستِ معنی
نہ جس کے پہلو میں
فکرِ رعنا
حدِ نگہ تک محیط کیوں ہے ؟
وہ اک تاثّر
وہ ایک لمحہ
کہ وقت کا بیکنار صحرا

مارچ ۱۹۷۱

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دُھند

دل کی دنیا کا عجب عالم ہے
دُھند میں لپٹا ہوا شہر ہو جیسے کوئی
دُھند میں لپٹے ہوئے یاد کے ویران کھنڈر
دُھند میں لپٹے ہوئے فکر کے اونچے مینار
دُھند میں لپٹی ہوئی درد کی سنگیں دیوار
دُھند میں لپٹے ہوئے راستے، ایوان، دیار
دُھند میں لپٹے ہوئے رشتے، تصوّر، اقدار
دُھند میں لپٹے ہوئے خواب، خیالات، سوال
دُھند میں لپٹے ہوئے آئینے، چہرے، خدوخال

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دھند میں لپٹی ہوئی سوچ، تاثر، جذبات
دھند میں لپٹا ہوا وقت، گریزاں لمحات

شعلۂ وصل کو دہکاؤ کہ یہ دھند چھٹے
شوخ کرنوں کی طرح
دل میں اتر آؤ
کہ یہ دھند چھٹے

مارچ ۱۹۷۶

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بچپنا چھوڑ دو

بچپنا چھوڑ دو
سوختہ بستیوں میں
بناؤ گی کیسے
محل راکھ سے ......

وہ تو نیلے سمندر کی ہنستی ہوئی ریت تھی
کہ جہاں ہاتھ پاؤں کی گولائیوں کی مدد سے
بنائے تھے تم نے
وہ سب ننھے منے گھروندے
(سمندر کے سارے خزانے
تمھارے قدم چومتے تھے)

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور پھر ان پہ بیباک کرنوں کا پہرا بٹھا کر
تم نے جُھک کر
سمندر کی لہروں پہ
شوخی سے آکاش کے کان میں کچھ کہا تھا
اور چنچل سمندر نے جھنجلا کے
ننھے گھروندوں کو اُلٹا دیا تھا

وہ تو نیلے سمندر کی
ہنستی ہوئی ریت تھی ......

بچپنا چھوڑ دو
راکھ کی بستیوں میں
بناؤ گی کب تک ......

جون ۱۹۷۱

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کتنے بہت راستے

دیکھو کتنے بہت راستے ہیں
اس طرف دیکھو
ہاں سامنے
کتنے سرسبز، شاداب پیڑوں کا
وہ جھنڈ ہے
آؤ کچھ دیر سائے میں آرام لیں
——— ارے
ان پر تو پتے نہیں ———
صرف لفظوں کا اک تانا بانا ہے
کچھ سرسراتے ہوئے خواب ہیں

اور آگے بڑھیں
دیکھو وہ ندیاں گنگناتی ہوئی ....
آؤ چلو میں اک گھونٹ لیں
اُف مگر یہ تو پانی نہیں
صرف بہتی ہوا ہے -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس طرف جائیں
لیکن وہاں
صرف ٹیلے ہیں
کھڈ ہیں، گھنی جھاڑیاں
جھاڑیوں سے الجھتے ہوئے
دست و پا
اور زخمی بدن ہیں

آؤ، پھر اس طرف آئیں
لیکن
یہ تو بس ریت ہی ریت ہے
اور دھنستے ہوئے جسم ہیں ......

اور آگے بڑھو
دیکھو
لیکن نہیں
یہ تو گہرے اندھیرے کا اک غار ہے
بیکراں اک خلا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خیر پیچھے ہٹیں
دیکھو
محراب و در اور دیوار .....
اندر چلیں
کتنا اچھا مکاں ہے

اف کہاں آ گئے
سب دریچے وہ سب در
کہاں ہیں ——
ہر اک سمت
سنگین دیواریں ہیں
اور وہ اپنی ہی سمت
بڑھتی چلی آ رہی ہیں

ستمبر ۶۷۰

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تخریب کے بعد

یہیں مٹا تھا
وہ شہرِ رعنا
یہیں بجھے تھے
وہ سب جگمگاتے ہوئے دریچے
یہیں وہ نغمے
بکھر کے
خاموشیوں میں تحلیل ہو گئے تھے
یہیں وہ اصنامِ مرمریں
ریزہ ریزہ ہو کے
ریت کا ڈھیر ہو گئے تھے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہیں وہ شفاف، سیدھے، کشادہ رستے
سیاہ شعلوں کے ایک جنگل میں
کھو گئے تھے
یہیں گری تھیں
وہ سب عمارات جلوہ ساماں
یہیں ——
ٹوٹ کر سرنگوں ہوئے تھے
بلند و بالا کئی منارے
یہیں سلگتی رہی تھی مٹی
یہیں یہ جلتا رہا تھا لاوا
یہیں اگے تھے مہیب شعلے

یہیں وہ سنگین جسم
لاوے سے
راکھ سے
اور تند شعلوں سے
تشکیل ہو کے
اُبھرا تھا رفتہ، رفتہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہزار مشکل سے آسمانوں کی سمت
دستِ دعا اُٹھائے
کھلی ہوئی، گھری، سنسان آنکھوں میں
زخمِ ہستی کی
اَن کہی داستاں چھپائے
ہزار صدیوں کے کرب کی کروٹیں
بچھی ہوئی
اس کے اعضا کے پیچ و خم میں

——— پُرسکون ساحل کی

نرم لہرو
اب اس بلند پیکر کا عکس
اپنے شفاف سینے میں
جذب کر لو
——— سنہری کرنو
بس ایک بار اور چوم لو
اس جراحت نصیب
کربِ آشنا بدن کو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ کوئی زلزلہ
پھر زمین کی تہ میں
پروان چڑھ رہا ہے

ستمبر ۷۰ء

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حصار

شکستہ آئینے کو
توڑ کر
بھی کیا ملے گا، اب
شکست کے حصار سے

یہ کارواں
نکل نہ پائے گا
وہ عکس جو
شکست آئینہ سے چور، چور ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar.

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ عکس
مندمل نہ ہو سکے گا
مرہم گریز سے ——
سوال ——

وہ برہنہ پا سوال
تپ گئے
جھلس گئے
جو فاصلوں کی دھوپ میں
جو ٹوٹ کر
بکھر گئے
بکھر کے جذب ہو گئے
سیاہیوں کی ریت میں
سیاہیوں کی ریت میں
وہ کیا اگا سکیں گے
کوئی فصل نور . . . . . .

جو راستوں کے پیچ وخم میں قید تھا
وہ اب خلا کی وسعتوں میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایک برگ خشک ہے ......

جو آرزو کے زیر و بم میں تھا
رواں، دواں
وہ اب فگار ہے
سنگانِ آئینہ کا صید ہے

شکست کے حصار سے
مگر یہ کارواں
نکل نہ پائے گا

اپریل ۱۹۷۱ء

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایک نظم

زمین سخت ہے
چٹخ رہی ہے پیاس سے
لہو کی ایک بوند
کیا
یہاں گری تھی
ہاں
کھرچ کے دیکھو
نہ میں کچھ تری ہے
یا
وہ کائنات
راکھ ہو گئی

جولائی ۷۳ء

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۳

"مرافن ـــ مرادآباد"

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

"مرافن..... مرادرد"

۱- پیش لفظ

۲- معنی

۳- تصویر

۴- تکمیلِ بے مایہ

۵- تحت الثریٰ

۶- میں کب اس وادی کی باسی تھی

۷- مرافن ---- مرادرد

۸- دھرتی کے المس

۹- زرخیز دھرتی - ویران دھرتی - پشیان دھرتی

۱۰- یلغار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پیش لفظ

یہیں ——— یہیں
کبھی ———
نہیں ———
ابھی ——— ابھی
ردائے کہنہ چاک ہو
تو نکتہ ہائے آرزو کے در کھلیں
نگاہ نیم
باز ہو
تو رات کے اُداس جسم سے جھڑیں
ستارہ ہائے آتشیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بھرے، بھرے
خموشیوں کے
جسم کو جو چھو سکو
تو کوئی
حرفِ نیم خواب
کوئی ساعتِ برہنہ
جاگ اُٹھے

چٹختی کھڑکیوں کو
کھول دو
تو وہ ہجوم بے زباں
جو حبس سے نڈھال ہے
صدا کا آبشار ہو
یہیں —— یہیں
ابھی —— ابھی
وہ رقص شعلہ بار ہو
وصل بے کنار ہو
ردائے کہنہ چاک ہو

اکتوبر ۶۷ء

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

معنی

میں نے ڈھونڈا ہے
الجھی ہوئی جھاڑیوں میں اسے
تنگ غاروں میں
ٹھنڈے بگولوں میں
کالی خلاؤں میں
مبہم صداؤں میں
بے نام راہوں میں
کھنڈروں میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چنگاریوں
سنگ پاروں میں
ڈھونڈا ہے
میں نے اسے

میں نے پایا اسے
مضطرب، منفعل
دامنِ لفظ میں
منہ چھپائے ہوئے

نومبر ۷۱ء

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تصویر

رینگتی بے دلی ، گھٹن ، گرمی
سرنگوں فکر ، منتشر احساس
مضمحل جسم ، منتظر آنکھیں
گرتی مٹی ، چٹختی دیواریں
جلتے تلوے ، سُلگتے راہ گزار
زخمی افکار ، ٹوٹتی اقدار
ٹھٹرے الفاظ ، بے کفن معنی

سب لوازم پھر آج یک جا ہیں
ایک سادہ ورق اٹھا لاؤ
اور پھر خامۂ تصادم سے
نئی تصویر اک بنا لاؤ۔

ستمبر ۶۷۰

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تکمیلِ بے مایہ

پھیپھڑے — پسلیاں — دانت — آنکھیں
کاسنی ہونٹ
اکڑی ہوئی انگلیاں — زرد
مسلے ہوئے جسم
سوکھی ہوئی چھاتیوں سے
ٹپکتا لہو
گشت کرتی ہوئی .....

بے دلی
...... کسی گوشۂ تار میں
رینگتی ......
کوئی مبہم صدا —
سر کے اندھے کنویں میں
کرن روشنی کی —
بھٹکتی ہوئی .....

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ٹوٹتی ——— پھوٹتی ——— ڈوبتی
درد کی ———
حاملہ کوکھ میں ——— بیج پلتا ہوا
آگہی کا ——— مگر
ناامیدی کی بے رحم دائی
ہر اک طفلِ نوخیز کا
اپنے ہاتھوں سے خود ہی گلا گھونٹتی
پھر تھکے حوصلوں کا
کفن ڈھانپ کر
مرقدِ آرزو میں سلاتی ہوئی

کیسے ملبے کے اس ڈھیر کو
کوئی ———
حسنِ تناسب کے سانچے میں ڈھالے
کیسے
ان زرد سایوں کے ہاتھوں میں دے
کوئی
لفظوں کی بے باک مشعل

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس تجسّس ــــ

تحیّر ــــ

تموّج ــــ

تلاطم

کا آغاز بھی

خامشی تھا ــــ

سرمئی ــــ منتظر ــــ منتشر ــــ خامشی

اس فنا کوشش تکمیل

بے مایہ کاوش کا

انجام بھی

خامشی ہے

سرنگوں ــــ منفعل ــــ مضمحل ــــ خامشی

مارچ ۷۱ء

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تحت الثریٰ

نیچے اتروں .....
ابھی کچھ اور ......
مگر آہ اندھیرا ہے بہت
نہ زمیں زیرِ قدم
اور نہ روزن کوئی
زینہ، نہ چٹان
جس کو ہاتھوں سے ٹٹولوں
تو کوئی سمت ملے .....

مگر اتروں ــــــ
ابھی کچھ اور
کہ شاید کہیں ٹک جائیں قدم .....
ایسی دھرتی پہ جہاں
نیم تاریک سے ساحل کے قریب
مرتعش موج پہ بیباک کرن رقص کناں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور شاید
کوئی ریلا بھی چلا آئے
سمندر کے خزانے لے کر
جن کے دامن میں بھروں
لفظ کے جگنو لے کر
رمز و آہنگ کی کشتی میں چلوں

کون سی سمت مگر ــــ؟
میری منزل ہے کہاں ــ؟
پھر بھی

اترون

شاید
ٹوٹتی جاگتی موجوں پہ کہیں
آسماں عکس فگن تو ہو
لرزتے تو ہوں میرے خد و خال

جنوری ۷۲ء

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میں کب اس وادی کی باسی تھی

میں کب اس وادی کی باسی تھی
میں چنچل ناری اس گنجان نگر کی
جس میں
اونچی نیچی گلیاں ـــــ شہتیر
منارے
گرد ـــــ بدن ـــــ کرنیں ـــــ انگارے
بات کے جھرنے
رات کا افسوں
دھوپ ـــــ اندھیرا ـــــ رمز ـــــ اشارے
رنگ کے بن
پنّی کے تارے
میری مٹھی میں جاگ پڑے تھے
اپنے منھ سے بول رہے تھے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مجھ کو جانے کس نے لاکر
اس وادی میں پھینک دیا ہے
جھیل کے گہرے پانی پر
احساس کی ٹوٹی سی کشتی میں
لفظوں کے ٹوٹے پھوٹے چپّو لے کر
میں جانے کس اور چلی ہوں
گھور اندھیرا
تیز ہوا ہے
میں چنچل ناری اس گنجان نگر کی .....

دسمبر ۱۹۷۱

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

"مرافن ...... مرادرد"

مرادرد ـــــــــ

کائی لگے فرش پر
رینگتا ہے ـــــــــ مگر
سرد
سنسان
راتوں میں
شعلے جگاتا نہیں

مرافن ـــــــــ

ستاروں پہ
چنچل سنہری کمندیں
گراتا نہیں
ریگزار تمنّا میں جاتا نہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

درد کی تنگ گلیوں میں
نظریں جھکائے کھڑا ہے

مرا فن ——
بھکاری ہے شاید
نہیں —— منفعل ہے
نہیں —— خالی
کشکول ہے
درد کی بھیک ملتی نہیں

مرا درد ——
اڈی ہوئی دھند ہے
اپنے ہی آپ میں
پیچ کھائے ہوئے
فن کی آغوش ملتی نہیں

مرا فن ——
مرا درد ——

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فن ——————

درد ——————

در

در

اگر

یوں بھٹکتے رہے

چند صدیوں

ابھی اور ——————

پھر

کون

ہر

شے

کو

اس کا نیا نام

ہر شام

بتلائے گا

نومبر ۷۲ء

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دھرتی کا لمس

یہیں سے گزرا تھا
کاروانِ شیشہ گراں
تم کو معلوم ہے پا شکستہ راہی ؟
دراز اونٹوں پہ
پھوٹتی شعاعیں
سبز — لال — نیلی — روپہلی
— آ گے
دراز قد شیشہ گر سار بان
تمکنت سے مہار تھامے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ کارواں تو منزل سے جا ملا ہے
ساربان
محمل پہ جلوہ افروز ہیں ——— دراز
اونٹوں پہ ان کے دراز قد
اب دراز تر ہیں

•

متاعِ شیشہ گری

چور، چور بکھری ہے
راہوں میں
ریزہ، ریزہ
ہوا میں تحلیل ہو گئی ہے

اُداس راہی

تم جو پابرہنہ نکلے تھے، دھرتی کے لمس کی آرزو میں
چنچل ہوا کی آغوش میں زندگی کی اساس پانے
دیکھو ———
تمھارے قدم لہو لہان ہیں،
ہوا کے بوسے تمھارے تشنہ لبوں کو مجروح کر رہے ہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ کون ہیں، کیا تمھارے ساتھی ہیں وہ، جنھوں نے اس شاہراہ
سے ذرا دُور ہٹ کر پلاسٹک کے خیمے لگا لیے ہیں

وہ کون ہیں جو پلاسٹک کے دبیز ملبوس میں، پلاسٹک کی نقابیں
جوتے، اس دھج سے زخمی زمیں کے سینے پہ گامزن ہیں

شکستہ راہی:
جو ہو سکے تو پاگل ہوا سے پوچھو
سیاہ جھاڑیوں میں کتنے فگار جسم ....
وہ سب جو نکلے تھے دھرتی کے لمس کی آرزو میں ......

جو ہو سکے تو زخمی ہوا کے سینے پہ
اپنے لہو سے تم اپنا نام لکھ دو
سیاہ جھاڑیاں اب بھی منتظر ہیں ....

جنوری ۷۳ء

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

زرخیز دھرتی — ویران دھرتی — پشیمان دھرتی

نکالو ــــــ نکالو

مری سرد چھاتی سے باہر نکالو

صداؤں کے ڈھانچے

نواؤں کے پنجر

سراسیمہ احساس

انکار کا

منجمد خون

اقدار کے استخوانِ شکستہ

تجسّس کا کچلا ہوا جسم

الفاظ کی منتشر ہڈیاں

زخم خوردہ تحیّر کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پتھرائی آنکھیں
— کسی ساعتِ نودمیدہ کی
گردن پہ نیلے نشاں
کسی نغمۂ ناشنیدہ کا
خوں گشتہ روندا بدن
پیرہن تار تار......

انھیں میں نے خود زندگی دی
فضاؤں میں پرواز کرنے کے انداز
میں نے سکھائے

بتاؤ — بتاؤ
کہ ان سب کو کس نے کچل کر
مرے جسم کی قبر میں بھر دیا ہے
— ویران ہے کوکھ میری

نکالو — نکالو
مری سرد چھاتی سے باہر نکالو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یلغار

وہ منتشر
برہنہ پا سوال
جو بھٹک رہے تھے
در بدر
امڈ کے آئے
اک ہجوم کی طرح سے
اس عمارتِ کہن کی سمت
جو گھری ہوئی تھی
سخت کوش فوج سے
(سخت کوش فوج
حرب ہائے جنگ سے جو لیس تھی)

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مگر وہ جا رہے ہیں
لوٹ کر
شکستہ حال
اپنے خوں میں
تر بتر
تتر بتر ہوئے ہیں
راستوں کی بھیڑ میں
یا کھڑے ہوئے ہیں
ایک سمت ——— منفعل

مگر یہ بار بار
اس عمارتِ کہن کی سمت آئیں گے
شاید اس فصیل کو گرائیں گے
لیکن اس کی خلوتوں میں بھی
یہ کیا کوئی جواب پائیں گے ———؟

یکم دسمبر ۱۹۷۶ء

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۴

تحت الثریٰ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تحت الثریٰ :—

۱- ایک نظم

۲- لہولہان دائرے

۳- جھینگر

۴- وہاں کون تھا-؟

۵- دلدل

۶- نوکِ خار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایک نظم

رکو ——

—— رکو

کوئی منجمد شے

پگھل رہی ہے ——

جھکاؤ،

گرنے دو

خون کی بوند ہو

یاکہ زہر

—— ٹپکے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لہولہان دائرے

وہ درد کی چٹان
وہ سیاہ چیخ
سر پٹختے دائرے
لہو میں تر بتر
وہ انگلیاں
وہ ریزہ ریزہ
سرمئی شکست
پتلیوں میں آگ گھولتی

مگر وہ دل
دھڑک رہا تھا جو
تڑپ رہا تھا
دم بدم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مجھے کرو لہولہان
یوں نہ تیز نشتروں کی نوک سے
کہ میں
تمھارا دل ہوں
میں متاعِ درد ہوں
جنوں بکار زندگی کی کوکھ ہوں
کہ میں تمھارا دل
تمھارا دل
متاع درد
دل
متاع
درد
آہ ــــ آہ ــــ آہ
(ایک طویل خامشی)
اس کو خامشی سے ایک، گہری قبر میں سلا دیا.....
مگر کبھی کبھی
سیاہ سایہ کوئی
سر جھکا کے بیٹھتا ہے
اس شکستہ قبر پر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کبھی وہ سرد جسم
گھومتا ہے در بدر
تڑپتے، جاگتے لہو کی کھوج میں
کبھی وہ قطرہ ہائے خوں
ٹپکتے،
گرتے،
جذب ہوتے......

سامنے
لہو لہان انگلیوں کے کانپتے نشاں
ٹیڑھے، ترچھے
دائرے

کبھی چہار سمت
گونجتی صدائیں
وقت کم ہے
وقت کم ہے
کم ہے وقت

وقت ـــــ
کم ـــــ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سمیٹو.......

سرخ خون

چلّوؤں میں

چہرۂ سفید پر ملو

سیاہ دھند امڈ رہی ہے

کھو نہ جائیں

کانپتے نشاں

لہو لہان دائرے ....

اپریل ۶۷۴

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جھینگر

خوف سے سرد پڑنے لگی
سرمئی شام
جب وہ صدا
جھن ــــ جھنا جھن ــــ جھنا ــــ جھن ــــ جھنا
جھاڑیوں سے
الجھنے لگی
پتھروں سے
لپٹنے لگی
جھن ــــ جھنا ــــ جھن ــــ جھنا جھن
جھنا جھن
تناور
درختوں سے لپٹی
وہ بیلوں کی مانند

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پتوں کے ڈھیروں میں رینگی
وہ کیڑوں کی مانند
جھن ـــــ جھن ـــــ جھنا ـــــ جھن
شجر
شام
بادل
ہوا
خشک پتے
سبک سنگ پارے
جھنا جھن میں تحلیل ہونے لگے
جھن ـــــ جھنا جھن ـــــ جھنا جن ـــــ جھنا
تشنہ لب کارواں
کھو گئے اس جھنا جھن میں
بے جسم پیکر
تحلیل ہونے لگے،
جھن جھنا جھن کی جھنکار سے
جھن ـــــ جھنا جھن ـــــ جھنا
جستجو
آرزو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پیار
یادیں
مناظر
جھنا جھن میں تبدیل ہونے لگے
مرا ذہن
اک اجنبی خوف سے
سرد پڑنے لگا

جولائی ۷۲ء

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہاں کون تھا

وہاں کون تھا
اور میرے سوا
اب
مجھے یاد آتا نہیں
کب
کہاں
کس طرف
میں چلی تھی
مرے جسم پر
کونسا پیرہن
میرے ہاتھوں میں
کس فکر یا درد کی مشعلیں تھیں

. . . .

مگر ہوش آیا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تو ہر سو دہکتے ہوئے زخم تھے
سوختہ ایک چٹّان پر ـــــــ
جو کہ شاید ہوا میں معلّق تھی
مجروح لفظوں کی رسی سے جکڑی ہوئی
اجنبی،
سرد،
آنکھوں کی یلغار میں
میں برہنہ تھی ـــــــ
عریاں نہ تھی
میرے اطراف
پچھلی صداؤں کی اک دھند
مجروح افکار کے دائرے

کس کو بتلاؤں
میں کوئی کتبہ نہیں
وہ صحیفہ نہیں
جس کو پڑھ کر
فقط چار لفظوں میں بتلا سکو ـــــــ
شہد یا زہر کا کوئی قطرہ نہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جس کو بس ایک بوسے میں چکھ لو
کوئی شے نہیں
جس کو لیبل لگا کر سجا دو

میں تو
شاید وہ سیّال آتش ہوں
جس کی تمازت سے
سب جام ٹوٹے
سبھی راستے جل گئے

یا کہ
بادِ صبا ہوں
ہراساں رہی
جو سدا
اپنی ہی جستجو میں

مگر
کس کو بتلاؤں
میں کون ہوں
اب یہاں کون ہے اور
میرے سوا

جولائی ۷۲ء

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دلدل

کسمساتی ہوئی
رینگتی ......
سانپ کی طرح
بل کھائے بڑھتی ہوئی
کوئی دلدل
—— لپیٹے ہوئے ہے
میری گردن پہ، بالوں پہ
کیچڑ کے چھینٹے،
میرے منھ میں
ناصاف پانی کا گدلا، کیسا مزا ہے
ہاتھ ٹوٹے ہوئے چپوؤں کی طرح

میری نظروں میں ہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نقرئی آسماں
اور کرنوں کے جھرنے
خلاؤں میں اُلجھے ہوئے چاند، تارے
درختوں کے مغرور قد
اور بیباک بازو
سبک جسم
ساکت پہاڑوں کی بہتی ہوئی سمفنی
نیلی موجوں کا آہنگ
لمحوں کی عریانیاں
دعوتِ سنگ
ذرّوں کے مبہم اشارے
(منتظر اک جہاں)

. . . .

لیکن
اس گاڑھی دلدل کے دریا میں
ہے کون رہوار میرا
یہاں کون ہمراز ہے ——؟
میرے واماندہ، لاغر بدن کے سوا . . . . .
ایک ٹوٹا سفینہ
پھٹے بادباں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نوکِ خار

سمٹ گئی

ہتھیلیوں کے طول و عرض پر
سمٹ گئی

فرازِ کوہ سے خمِ نگاہ تک
بحرِ بیکراں سے چاہِ نافت تک
سمٹ گئی

وہ کرہ زمین پر محیط راستہ
نوکِ خار سے لپٹ کے
نوکِ خار تک گیا

پیرہن کی کھوج میں بدن
بدن کی جستجو میں پیرہن

اچھلتی
بڑھتی .... گنگناتی
موج موج گھٹ گئی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قطرہ قطرہ دھنس گئی
سمٹ گئی

نغمہ کارواں سے
کاروان منزلوں سے
کٹ گیا
حرفِ زیرِ لب کے
زیر و بم میں
آہِ نارسا کے
کیف و کم میں
بٹ گیا..... سمٹ گیا
سمٹ گئی
سمٹ گئی ہے کائنات
کائنات
کس طرح
ہتھیلیوں کے طول و عرض پہ
سمٹ گئی

مئی ۷۵ء

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۵

عکس در عکس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

عکس در عکس :

(منظوم ترجمے)

۱۔ الفاظ۔۔ تمہارے ذہن کی خلوتِ پُراسرار

۲۔ اور میں آؤں گا

۳۔ شاعری

۴۔ تنہائی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بنگالی نظم : شب نرائن رے

ترجمہ : زاہدہ زیدی

الفاظ — تمہارے ذہن کی خلوتِ پُراسرار

گریزاں الفاظ
جیسے
تمہارے ذہن کی خلوتِ پُراسرار ......
وفورِ شوق میں
میں نے ان کی لہروں کو
بارہا مرتعش کیا ہے ......
مگر جو چاہا
بصد احترام بھر لوں
انھیں میں ہاتھوں کی انجلی میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تو وہ ٹپک پڑے
میری بیتاب انگلیوں سے
کھو گئے وسعتِ فضا میں

. . . .

گریزاں الفاظ
چشمۂ نور
زلفوں کے آبشار
جیسے شبِ گریزاں
میرا ذہن بیتاب ——
—— کبھی روشنی کا سیلاب
کبھی عمیق تاریکیوں میں حیراں
یہ ٹوٹتی، بکھرتی تنویر
کیسے اس کو پروؤں اک رشتۂ وفا میں
کیسے اس کو سکھاؤں رسمِ نیازمندی

. . . .

تمہارے ہونٹوں،
تمہارے بالوں،
تمہاری ان بے قرار آنکھوں،
تمہارے سینوں کی طرح

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

الفاظ اک دعوتِ مسلسل

....

تمھارے دلکش بدن کی
چوٹیوں، وادیوں
اور تین پُر پیچ راستوں سے ہوتا
کبھی پُراسرار تاریک غاروں میں جب میں اُترا
تو سامنے ایک بیکراں بحر موجزن تھا

....

یہ بحرِ بیکراں
موج در موج الفاظ کا سمندر
میں راہ گم کردہ ناخدا
(یا کوئی شہسوار
جس کے ہاتھوں میں باگ اور نہ پاؤں رکاب میں ہوں)
مگر کبھی کبھی
میں نے موجِ طوفان کی بلندی سے
مہرِ تاباں کو چھو لیا ہے
—— کبھی سمندر کی تاریک گہرائیوں میں
خود کو پایا ہے
نابینا و ہراساں ....

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ بحرِ بیکراں
ٹوٹتے بکھرتے الفاظ کا سمندر
تمھارے ذہن کی خلوت پُر اسرار
(مگر مرے ہاتھ باگ پر ہیں اور نہ پاؤں رکاب میں ہیں)

اکتوبر ۱۷۶

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نظم: پابلو نرودا

ترجمہ: زاہدہ زیدی

اور میں آؤں گا

آنے والے دنوں میں
اگر میں نہ تم کو ملوں
دوستو، راہیو، ساتھیو
اے حسیں عورتوں
مجھ کو تم ڈھونڈنا
کوہ اور بحر کے درمیاں
بجلیوں کی کڑک میں
سمندر کے طوفان میں
پھیلتی جھاگ میں
تم مجھے ڈھونڈنا ....

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میں یہیں آؤں گا
بن کے اک ان کہی داستاں
لب ہلیں گے، نہ آواز ہوگی
نغمگی وہ نہ منت کشِ ساز ہوگی
میں خموشی کے پیکر میں ڈھل جاؤں گا
نیلی موجوں کی دلکش روانی میں مل جاؤں گا
یا جنوں خیز طوفاں کے دل میں رہوں گا
تلاطم کی چنگاریوں کی طرح
میں انھیں سب میں کھو جاؤں گا
اور یوں خود کو پا جاؤں گا
سنگ ساکت میں
بحرِ خموشی میں
شاید بدل جاؤں گا

جون ۶۷۴

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نظم : پابلو نرودا

ترجمہ : زاہدہ زیدی

شاعری

وہ آئی، دبے پاؤں
اس دن مری کھوج میں
کیسے ؟ کہاں سے ؟
نہیں جانتا
وہ دریا سے آئی
کہ یخ بستہ وادی سے آئی ؟
نہیں جانتا
وہ نہ آواز تھی
خامشی تھی، نہ حرف و صدا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اک بلاوا تھا
جو راستے میں ملا
بزمِ احباب سے میں
یکایک بلایا گیا
رات کی شاخ سے مجھ کو توڑا گیا
میں بلایا گیا
اس دہکتی ہوئی آگ میں
اور تنہا تھا میں
دوسرا اور کوئی نہ تھا
اور میں خود کو پہچان سکتا نہ تھا

. . . .

میں پریشان تھا کیا کہوں
سارے الفاظ
مجھ سے گریزاں تھے
اندھوں کی مانند
تاریک راہوں میں
کچھ دیر تک میں بھٹکتا رہا

. . . .

پھر مری روح کے تار بجنے لگے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ تجلّی تھی، یا آگ تھی
یا کہ کھوئی ہوئی کوئی پرواز تھی

. . . .

میں بڑھا
خود دہکتی ہوئی آگ کے حرف میں نے پڑھے
اور اک شعر میں نے کہا
اوّلیں شعر
جس کا نہ عنواں تھا کوئی نہ معنی
مگر گہرا عرفان تھا وہ
کسی ایسے انسان کا
جو کہ کچھ بھی نہیں جانتا

. . . .

اور پھر آسمانوں کے در کھُل گئے
چاند تارے مری راہ میں منتشر تھے وہاں
سانس لیتے ہوئے سبزہ زاروں سے گذرا میں
سائے میں سوراخ کرتی چلی روشنی

. . . .

اک پہیلی کی مانند تھے اب مرے سامنے
پھول، آتش، شرر، تیر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رات اور کائنات

اور میں نے
کہ جو ایک ذرّہ تھا اس وسعت بیکراں میں
خلاؤں کا امرت پیا
اور میں ان خلاؤں میں تحلیل ہونے لگا
راز سربستہ کھلنے لگے
دوش پر میں ستاروں کی اب محوِ پرواز تھا
مرا دل
ہواؤں کے جھولے میں آزاد تھا

جون ۷۴ء

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نظم : پابلو نرودا

ترجمہ : زاہدہ زیدی

تنہائی

آیا
یکایک
وہ لمحہ
کہ جس میں نہ کچھ بھی ہوا
وہیں میں کھڑا رہ گیا
ہمیشہ سے اب میں وہاں ہوں
نہ کچھ میں نے جانا
نہ کوئی
مجھے جان پایا
میں گویا کسی تنگ و تاریک گوشے میں
روپوش تھا
یا کہ کھویا گیا تھا
سیہ رات کے جنگلوں میں ......

 CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس طرح وہ ہوا
جو کہ کچھ بھی نہ تھا
میں ابھی تک وہیں ہوں

میں نے ان سب سے پوچھا
کہ وہ اس تیقّن سے کیا کر رہے تھے
زندہ رہنے کا فن
کیسے سیکھا تھا ان سب نے
وہ کچھ نہ بولے
یونہی رقص کرتے رہے
زندگانی کے ریلے میں بہتے رہے

وہی
جو کہ ہوتا نہیں
اس خموشی کی تہہ میں نہاں ہے .....
اور میں کچھ نہ کہہ پاؤں گا
کیونکہ میں
منتظر ہی رہا
دیر تک

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس جگہ
اس گھڑی
منتظر ہی رہا ......
مجھ کو معلوم کچھ بھی نہیں
کیا ہوا تھا
وہ لمحہ مگر
میری نس نس میں ہے
اور میں وہ نہیں ہوں
جو تھا

جون ۶۷۴

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

٦

شہرِ آشوب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شہرِ آشوب :

(غزلیں)

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

○

شہرِ آشوب میں یہ عمر گراں پائی ہے
سنگ بیداد سے زخموں کی زباں پائی ہے

کیا عجب ہے کہ کوئی خرمن کاوش نہ بچا
ہم نے ہر موڑ پہ اک برقِ تپاں پائی ہے

کبھی ہم سنگِ حقیقت بھی اُٹھا لائے ہیں
کبھی اک موجِ مروت بھی گراں پائی ہے

ہم سے سیکھا ہے لبِ درد نے اندازِ کلام
ہم سے اک چشمِ تحیّر نے زباں پائی ہے

فرصتِ سیرِ چمن مل بھی سکی ہم کو اگر
چشمِ گل اپنی ہی جانب نگراں پائی ہے

موجِ احساس سے سینچا ہے تجھے شاخِ الم
شورشِ فکر سے جب ہم نے اماں پائی ہے

ہم پر احسان ہیں اے شدّتِ احساس ترے
ورنہ یہ تندیٔ صہبا بھی کہاں پائی ہے

جادۂ زیست میں نایاب متاعِ ہستی
ہم نے خود بڑھ کے اُٹھالی ہے جہاں پائی ہے

ستمبر ۶۷ء

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

○

سیاہ شعلوں کی زد سے اب ہم، بچائیں کس آرزو کا دامن
گرائیں دیوارِ سنگ کیسے، یہی شب و روز کی ہے اُلجھن
شکستہ لمحات کی صلیبوں پہ کاوشِ رائیگاں کے پیکر
یہاں تو احساس نے کئے تھے قدم قدم پر چراغ روشن
یہ خلوتِ دل میں آج کیوں لگ رہے ہیں سب اجنبی سے
ہر آرزو ہے نظر چرائے، ہر اک تصوّر کشیدہ دامن
ہزار امکان جل رہے ہیں، ہزار نغمے بکھر رہے ہیں
نگاہ دردِ گماں کی خالق، حیات نظمِ یقیں کا مدفن
ہوائے ادراک چل رہی ہے، دریچے کھولو جراحتوں کے
تجلیٔ فکر برق زن ہے، جلاؤ مایوسیوں کے خرمن
سبک تخیّل کی دھوپ چھاؤں میں جسمِ معنی کا حُسن پھوٹے
اُٹھاؤ خاموشیوں کے پردے، گراؤ لفظوں کی نرم چلمن

ستمبر ۷۰ء

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

○

ٹوٹے ہوئے افکار کے ٹکڑوں کو اُٹھا لو
پھر نشترِ احساس سے اک جسم تراشو
دیں مرہمِ نومیدیٔ پیہم کے سوا کیا
ہم اب تمھیں احساس کے پیکر کی خراشو
ہم تم کو سمجھتے ہیں، سجو کوئی بھی ملبوس
فرسودہ روایات کی اکڑی ہوئی لاشو
مندا ہے یہ بازار دُکاں اپنی بڑھاؤ
مانگے کے خیالات کے تجّار جہاشو
یہ کھیل پُرانا ہوا، کتبوں کو اُتارو
سُنتے ہیں لگے گا یہاں اک اور نیا شو
اندازِ جنوں، رسمِ وفا، مستیٔ احساس
سب خواب پُرانے ہیں صنم اور تراشو

ستمبر ۷۰ء

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

○

راز غم کور نگاہوں سے چھپایا ہوتا
سر پہ شاید کسی تنویر کا سایا ہوتا
ریگ زاروں میں جلاتے رہے نادیدہ چراغ
گھر کے آنگن میں دیا کوئی جلایا ہوتا
دشتِ تنہائی میں جز دردِ نہاں کچھ بھی نہیں
ہم سفر کاش یہاں اپنا ہی سایا ہوتا
ہم نفس کوئی نہیں، نقشِ قدم کوئی نہیں
گر مرا عکس بھی پڑتا تو پرایا ہوتا
خیر منزل نہ سہی، راہ تو ہوتی ہمراہ
ایک اک نقشِ قدم گر نہ مٹایا ہوتا

اگست ۷۰ء

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

○

صبا تو آئی مگر سوگوار آئی ہے
ڈبو کے خون میں آنچل بہار آئی ہے
کلی ہی چونکی ، نہ خوابیدہ نکہتیں جاگیں
بہار وادیٔ گل میں پکار آئی ہے
تمہارے قصرِ تقدّس کی خیر، مفتیٔ شہر
نظر لباسِ تکلف اُتار آئی ہے
بکھرتی ٹوٹتی موجوں پہ جیسے عکسِ شرر
تمہاری یاد بصد انتشار آئی ہے
نہ موجِ رنگ پہ ٹھہری نہ آتشِ گل پر
کہاں کہاں سے نظر بے قرار آئی ہے

اگست ۷۰ء

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

○

وہ وقفِ ناز نہیں، میں وفا شعار نہیں
ہمارا عہدِ محبت بھی استوار نہیں
نشاطِ شوق رمِ آرزو کا ذکر ہی کیا
ہمیں تو کاہشِ غم کا بھی اعتبار نہیں
شکستہ زیست، تہی فکر، منتشر معنی
تو کیا عجب کہ نظر کو کہیں قرار نہیں
ابھی تو قافلہ کوئی یہاں سے گزرا تھا
فضا میں گونج نہیں، راہ میں غبار نہیں
عجیب سانحہ ہے مرگِ دل، کہ محفل میں
کوئی اداس نہیں، کوئی سوگوار نہیں

اگست ۶۷ء

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

○

نہ راہ میں شجر کوئی، نہ اب کوئی سراب ہے
نہ آرزو کے سلسلے نہ ریگ زار خواب ہے
نہ گفتگو کی فصل ہے، نہ خامشی کے فاصلے
نہ کارزار جستجو، نہ شہرِ اضطراب ہے
شکست ڈھونڈتی ہے اپنا تار تار پیرہن
جراحتوں کے کنج میں امید محوِ خواب ہے
یہ کیوں کہیں ورق ورق وہ داستاں بکھر گئی
ابھی تو ہاتھ میں کھلا سیاہیوں کا باب ہے
گماں کاٹتے رہے، حیات بانٹتے رہے
یہی تھا طرزِ زندگی، کھلا ہوا حساب ہے
ہمیں نے اپنا نام لکھ دیا تھا سطحِ آب پر
وہ موج پھر بکھر گئی، وہ نقش زیرِ آب ہے

۶۷۴

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

○

دور سے دیکھ لو گردش میں اگر جام نہ آئے
لب پہ اب تذکرۂ گردشِ ایّام نہ آئے

میرے رستے میں تو دہکے ہیں کئی اور الاؤ
ابھی اے دوست شہیدوں میں مرا نام نہ آئے

اف وہ لمحے کہ مجسّم یہ دعا بن جائیں
دن گزر جائے کسی طور، مگر شام نہ آئے

دوریاں بڑھتی گئیں، لفظوں کے پل ٹوٹ گئے
میرے شعروں کے سفینے بھی مرے کام نہ آئے

کیسے گزریں گے وہ ہر طور سے خالی لمحات
یعنی ہر زخم تو بھر جائے پر آرام نہ آئے

زہر کا جام بھی آنسو کی طرح پی لیں گے
تم مگر سوچ لو، تم پر کوئی الزام نہ آئے

دسمبر ۷۳ء

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

○

شاید آئے سحر، گئی ہے رات
زہرِ غم پی کے مر گئی ہے رات

ریزہ ریزہ ہیں جسم خوابوں کے
ٹکڑے ٹکڑے بکھر گئی ہے رات

ہر طرف دن کا جال پھیلا ہے
کیسے ڈھونڈیں کدھر گئی ہے رات

ان کو چاہا تو من گئی تھی رات
ان کو بھولے تو ڈر گئی ہے رات

اُبھرے، ڈوبے، مٹے نجومِ خیال
یوں بھی اکثر گزر گئی ہے رات

یادیں اپنے لہو میں غلطاں ہیں
کتنا مجروح کر گئی ہے رات

ساحلِ فکر پر پریشاں تھی
بحرِ غم میں اُتر گئی ہے رات

دسمبر ۶۷۳

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

○

ہری اب نہ شاخِ عنایات ہو گی
نہ غنچے کھلیں گے نہ برسات ہو گی
نہ ابھرے گا سورج نہ چٹکیں گی کلیاں
بہت دُور تک رات ہی رات ہو گی
یونہی ڈوب کر ہم اُبھرتے رہیں گے
جہاں آب ہوئے غمِ ذات ہو گی
بس اک تشنگی ہم سفر ہو گی آخر
جو ہر موڑ پر چاہِ ظلمات ہو گی
یونہی درد کے جام پیتے رہیں گے
یہی اپنے غم کی مکافات ہو گی
متاعِ نفس نذر کرنے چلے ہیں
اگر مان جائیں بڑی بات ہو گی

۶۷۴

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

○

سمجھے تھے جسے سانحہ شوریدہ سری کا
تھا نقطۂ آغاز وہی دیدہ وری کا

ہر بزمِ یقیں دعوتِ صد وہم و گماں ہے
خمیازہ ہے یہ اپنی پریشاں نظری کا

یہ عالمِ صد رنگ بھی تکرارِ خودی ہے
کیوں ہم پہ پھر الزام ہے یہ خود نگری کا

جب ڈوب کے ابھرے، تو نہ ساحل تھا نہ ہم تھے
سب کو تو نہیں حوصلہ اس بے خبری کا

ہم خود ہی پیمبر ہیں، ہمیں خود ہیں صحیفہ
ٹوٹا ہے طلسم آج ہر اک راہبری کا

اب تک تو ہمیں صرف جنوں ہوتے رہے ہیں
اب آئیں وہ ہو شوق جنھیں ناموری کا

ہر لفظ خوش آہنگ سبک بارِ معانی
"اسباب لٹا راہ میں یاں ہر سفری کا"

تخئیل کے سانچوں میں ڈھلے شدتِ احساس
چلنے دو یونہی سلسلہ اصنام گری کا

۳۰ ستمبر ۶۴ء

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

○

سوا ہے حد سے اب احساس کی گرانی بھی
گراں گزرنے لگی ان کی مہربانی بھی
کس اہتمام سے پڑھتے رہے صحیفۂ زیست
چلیں کہ ختم ہوئی اب تو وہ کہانی بھی
لکھو تو خونِ جگر سے ہوا کی لہروں پر
یہ داستان انوکھی بھی ہے پُرانی بھی
کسی طرح سے بھی وہ گوہرِ طلب نہ ملا
ہزار بار لُٹائی ہے زندگانی بھی
ہمیں سے انجمنِ حُسن معتبر ٹھہری
"ہمیں کو سونپی گئی غم کی پاسبانی بھی"
یہ کیا عجب ہے کہ وہ بحرِ نیستی میں گری
نفس کی موج میں مستی بھی تھی روانی بھی
شعور و فکر سے آگے ہے چشمۂ تخلیق
ہٹے گا سنگ تو بہنے لگے گا پانی بھی

۴ر اکتوبر ۶۷۴

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

Signature with Date

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

زاہدہ زیدی کی دوسری اُردو تصنیفات

شاعری

زہرِ حیات — شعری مجموعہ

ڈرامہ

چیری کا باغ — ترجمہ (چیخوف)
تین بہنیں — ترجمہ (〃)
حبیب ماموں — آزاد ترجمہ (〃)
شہ مات — ترجمہ (بیکٹ)
کرسیاں — ترجمہ (ایونیسکو)
بادشاہ سلامت خدا حافظ — ترجمہ (〃)
بند کمرہ — ترجمہ (سارتر)
کمرہ — ترجمہ (پینول دی پیدرولو)

تنقید:-

انیس کی شاعری میں ڈرامائی عناصر — (زیرِ طبع)
اردو ادب میں سیکولر اور غیر سیکولر عناصر — (زیرِ طبع)
غالب کی شاعری میں عشق اور موت
مغربی ڈرامے میں جدید رجحانات
سلیمان اریب۔ آخری دور
عصری اردو ادب میں عورتوں کا حصّہ — (ریڈیو تقریر)
فہمیدہ ریاض، میری نظر میں — (〃)

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

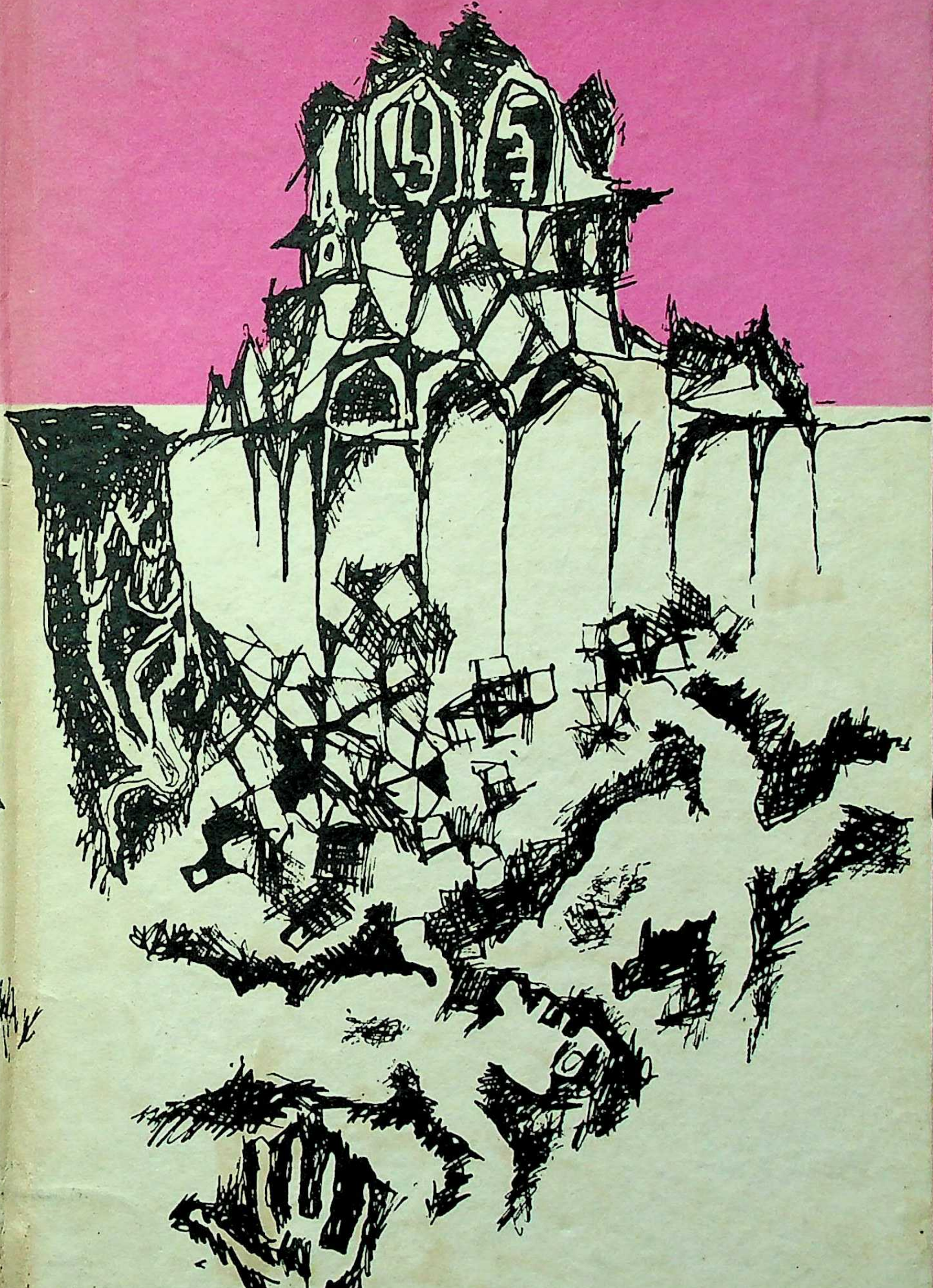

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

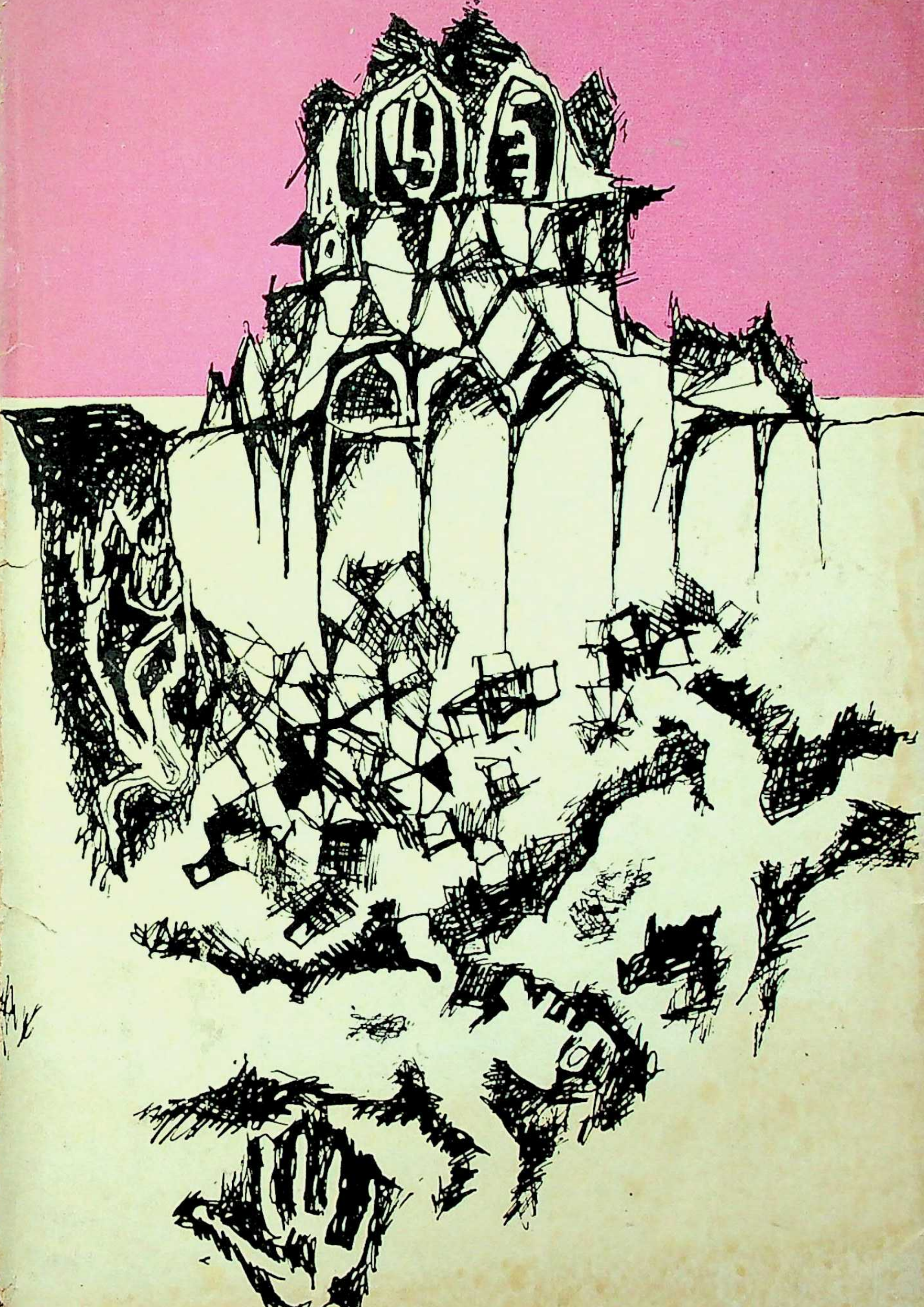

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar